Dr. Rizwana Perween

R.N. College Hajipur Vaishal

B.A Part- 1

Paper - II

Topic:- Imtiyaz Ali Taaz ki Drama Nigari

Date- 07-10-2020

Time- 2:00 - 2:50 P.M

سید امتیاز علی تاج: نام سید امتیاز علی اور تاج تخلص تھا۔ تاج ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے۔ بچپن سے ہی ذہین تھے، ابتدائی تعلیم پہلے گھر پر پھر اسکول میں ہوئی۔ ان کو شروع سے تھیٹر اور ڈرامے کا شوق تھا چنانچہ جب بھی اسکول میں کوئی پروگرام ہوتا تھا۔ تاج ڈرامہ کے سلسلے میں ضرور حصہ لیا کرتے تھے۔ طالب علمی کے زمانے میں معمولی ڈرامے اپنی قابلیت کے لحاظ سے اسٹیج کیے اور بہترین اداکاری کے جوہر دکھائے۔ ان کے اس اعلیٰ کمال کو عام و خاص نے پسند کیا۔ تاج نے بعد میں باقاعدہ ڈرامے لکھنا شروع کیے اور جدید ڈرامہ نگار کہلائے۔ تاج نے ۱۹۲۲ء میں ایسا وہ شاہکار لکھا جو اردو ڈرامہ نگاری کے جدید کا نقش اول اور سنگِ میل تصور کیا جاتا ہے یہ ہے ڈرامے انارکلی۔

تاج کے اوائل عمری ہی میں تھیٹر اور ڈرامہ کا بہت قریب سے مشاہدہ کیا۔ طالب علمی کے زمانے سے ہی تھیٹر کا شوق تھا۔ کالج کے تعلیمی دور میں ماہرین فن کی نگرانی میں اعلیٰ اداکاری کے کمال دکھائے اور جدید ڈرامے کی مہارت حاصل کی۔ یہ پارسی کمپنیوں کے عروج کا زمانہ تھا۔ اس صورت حال میں تاج کا ڈرامہ انارکلی دراصل اسی تبدیلی کی بشارت تھا یہ وہ زمانہ تھا جب آغا حشر کاشمیری حیات تھے۔ تاج نے ان کے اور پارسی اسٹیج کے دوسرے ڈرامے دیکھے اور ان ڈراموں کے عام معیار سے وہ بیزار ہو گئے۔ انھوں نے انگریزی زبان میں دنیا کے بہترین ڈراموں کا مطالعہ کیا۔ ان ڈراموں کے بلند معیاروں اور اس فن کی باریکیوں کو سمجھا۔ قدرت نے تاج کو تخلیقی صلاحیت بخشی تھی اور اسی صلاحیت کی روشنی میں ۱۹۲۲ء میں انھوں نے ڈرامہ انارکلی لکھا جو ۸-۱۰ سال تک کتابی صورت میں شائع نہیں ہو سکا۔ ۱۹۳۲ء میں پہلی بار اس ڈرامہ کی اشاعت ہوئی۔ اشاعت کے بعد اس ڈرامہ کی ہمہ گیر مقبولیت اور شہرت کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اردو ڈرامہ کی مروجہ فرسودہ روایت اور فنی معیار سے ممتاز و بلند حیثیت رکھتا تھا۔ اس کی غیر معمولی کامیابی کا راز تاج کی اعلیٰ تخلیقی صلاحیتوں کے علاوہ اس حقیقت میں پوشیدہ ہے کہ انھوں نے اردو ڈراموں کے بجائے دنیا کے کامیاب ڈراموں کو نمونے کے طور پر سامنے رکھ کر اسٹیج کے تقاضوں اور ضرورتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے ڈرامہ کو لکھا اور آغا حشر کاشمیری کے ڈراموں کا اثر بھی اس میں جا بجا ملتا ہے۔ مدت تمثیل کے اعتبار سے عام مروجہ ڈراموں سے تقریباً نصف ہے جو نہایت فراغت اور اطمینان سے ۲½ گھنٹے میں کھیلا جا سکتا ہے۔ البتہ مروجہ اسٹیج کی ساخت و تدوین (ریٹنگ)

میں چند موزوں مگر خوشگوار تبدیلیوں کو گوارا نہ کیا، ورنہ کوئی مشکل نہ تھا۔ آغا جیسے ڈرامہ نگار نے شائع ہونے سے قبل بے حد پسند کیا اور اس کے تمثیل کیے جانے کے سلسلے میں کسی شک و شبہ کا اظہار نہیں کیا۔ جن حضرات نے اس ڈرامے کی طوالت پر شبہ ظاہر کیا انھوں نے انارکلی کا مطالعہ نہیں۔ اور محض اس کی ضخامت کو دیکھ کر خائف ہو گئے۔ تاج صاحب نے انارکلی کے بعد کوئی مکمل اسٹیج ڈرامہ نہیں لکھا، البتہ ایک ایکٹ ڈرامے اور ریڈیو ڈرامے کئی لکھے جن کا شمار معیاری اور بلند کارناموں میں ہوتا ہے۔ انھوں نے فلمی کہانیاں اور مکالمے بھی لکھے اور ایک ہدایت کار کی حیثیت سے فلم سازی میں بھی حصہ لیا، تاج کی فلم دھمکی اور شوہر سے دور وغیرہ بے حد مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ پاکستانی فلم گلنار بلند مرتبہ رکھتی ہے۔